© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

میانمار (برما) میں مسلمانوں کا قتل عام۔۔۔ لمحہ فکریہ!

نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ بات محسوس کی جاتی ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی قتل وغارت اور ظلم وزیادتی ہورہی ہے۔اس کا تعلق مسلمانوں سے ہے۔ابھی عراق وافغانستان کا مسئلہ جاری ہے۔سوڈان اور مشرقی تیمور کو نہیں بھولے۔کہ اچانک برما کے صوبے اراکان میں مسلمانوں کی نسل کشی شروع کردی گئی ہے۔اور ایک محتاط اندازے کے مطابق 20 سے 30 ہزار مسلمان لقمہ اجل بن چکے ہیں۔جبکہ ہزاروں کی تعداد میں خواتین جنسی تشدد کا شکار ہورہی ہیں۔

برما میں رونما ہونے والے یہ ہولناک اور المناک واقعات اگرچہ میڈیا کے لیے دلچسپی کا باعث نہیں۔مغربی میڈیا جانبداری اور مسلم دشمنی سے تو ہم سب آگاہ ہیں۔وہ تو عمداً ایسی خبروں سے صرف نظر کریں گے۔مگر دکھ اور افسوس تو مسلم دنیا کے میڈیا سے ہے۔جنہوں نے بھی چپ سادھ رکھی ہے۔اور اتنی بڑی تباہی اور مسلم کشی کو کوئی اہمیت نہ دی۔غالباً یہ تمام ذرائع ابلاغ ایک خاص مفاد کے تحت کام کرتے ہیں۔اور انہیں معلوم ہے۔کہ اگر اس خبر کو نمایاں کیا گیا۔تو شاید مفادات کو ٹھیس پہنچے گی۔

یہ تو بھلا ہو۔Facbook کا جس کے ذریعے یہ تمام خبریں اور تصویریں لوگوں تک پہنچیں۔حقیقت یہ ہے کہ ایک صاحب دل شخص ان تصاویر کو ایک نظر بھی نہیں دیکھ سکتا۔اس قدر بہیمانہ انداز سے مسلمانوں کا قتل کیا گیا۔اور خصوصاً بچوں کے ساتھ تو بے حد درندگی کا سلوک کیا گیا۔یہ بھی عجیب بات ہے کہ اس میں بدھ مذہب کے پیشوا پیش پیش ہیں۔اور خود اس سفاکی میں شریک ہیں۔فوج اور پولیس کا کردار انتہائی گھناونا ہے۔وہ اسلحہ کی نوک پر خود قتل عام میں ملوث ہے۔اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔برمی حکومت ٹس سے مس نہیں۔بلکہ یہ قتل عام ان کی آشیر باد سے ہی ہورہا ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم یہاں اسلامی دنیا اور ان کے حکمرانوں کے رویے پر حیران ہیں۔آخر وہ کس وقت کا انتظار کررہے ہیں۔ان کے سامنے مسلمانوں کی بے حرمتی ہورہی ہے۔جان ومال، آبرو کو لوٹا جارہا ہے۔لیکن تمام وسائل رکھنے کے باوجود برما کے مذہبی دہشت گردوں کے خلاف کوئی اقدام نہیں اٹھا سکتے۔اگر وہ اور کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم سب مل کر ہی برما کو وارننگ دیں تاکہ وہ یہ قتل عام بند کردے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بدقسمتی سے مسلمانوں کے عالمی ادارے بھی بے جان ہو چکے ہیں۔ ان میں بھی اتنی قوت نہیں ہے۔ کہ وہ اس کا مداوا کر سکیں۔ اسلامی سربراہی کانفرنس ایک مردہ گھوڑا ہے۔ کم از کم تمام اسلامی ممالک، سلامتی کونسل میں یہ آواز اٹھائیں کہ فوری طور پر یہ قتل عام بند کیا جا سکے۔ اور ان مسلمانوں کو کسی محفوظ جگہ منتقل کیا جائے۔ مگر افسوس پاکستان سمیت کسی اسلامی ملک کو یہ توفیق نہیں ہوئی۔

یہ سلسلہ جاری رہا تو خطرہ کہ چند دنوں میں 90 ہزار مسلمان زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اور ہم سب اس کے ذمہ دار ہونگے۔ بہت سی ایسی جماعتیں اور تنظیمیں موجود ہیں جو اربوں روپے فنڈ اکٹھا کرتی ہیں۔ لیکن انہیں بھی یہ توفیق نہ ہوئی کہ برما کے مسلمانوں کی مدد کر سکیں۔

ہم ان سطور کے ذریعے عالمی ضمیر کو جھنجوڑنا چاہتے ہیں۔ اور انہیں احساس دلانا چاہتے ہیں۔ کہ انسانیت کے نام پر ان بے گناہ مسلمانوں کو بچائیں۔ اور انہیں محفوظ جگہ منتقل کرنے میں مدد کریں۔ اور مسلمان ممالک سے گذارش ہے کہ وہ انہیں اپنے ہاں پناہ دیں۔ ان کے لیے الگ بستیاں آباد کریں۔ یاد رکھیں آپ کی خاموشی بہت بڑے طوفان کا پیش خیمہ ہوگی۔ آج اگر برما کے مسلمان ظلم و زیادتی کا شکار ہوتے ہیں۔ تو کل آپ بھی ان حالات سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ اور کوئی آپ کی خبر گیری کرنے والا نہ ہوگا۔

عظیم سکالر معروف مصنف مولانا محمود احمد غضنفر رحمۃ اللہ علیہ۔۔۔۔۔ جوار رحمت میں!

تمام علمی، دینی اور جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت حزن و ملال کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز عالم دین معروف مترجم و مصنف مولانا محمود احمد غضنفر رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا محمود احمد غضنفر جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے قابل فخر سپوت تھے۔ انہوں نے 1965 میں جامعہ سلفیہ سے فراغت پائی۔ آپ نے فراغت کے بعد متعدد مقامات پر دینی، دعوتی، تعلیمی، تحقیقی خدمات سرانجام دیں۔ خصوصاً لاہور کو اپنا مسکن بنایا۔ آپ نے میاں فضل حق کی سرپرستی میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اکیڈمی کی بنیاد رکھی۔ اور متعدد کتب اور دعوتی رسائل شائع کیے۔ آپ ایک عرصہ تک جامع مسجد مزمل بندروڈ میں بھی خطیب رہے۔ پھر جامعہ الفیصل الاسلامیہ قائم کیا۔ اور ایک عمدہ اسلوب کے ساتھ دینی تعلیم کا آغاز کیا۔ لیکن بعض مالی مجبوریوں کی وجہ سے زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکا۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ عربی زبان پر مکمل عبور حاصل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے لاتعداد عربی کتب کا اردو میں لاجواب ترجمہ کیا۔ جسے تمام حلقوں میں بے حد پسند کیا گیا۔ خصوصاً صحابہ اور صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین علیھم آپ کا پسندیدہ موضوع تھا۔ لہذا

© rasailojaraid.com